



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 15-26/AIMS

April 20, 2026

فکر و نظر

نازک ریاستوں میں مذہب کی ہتھیار بندی اور انتہا پسندی کا عروج: سماجی و معاشی زوال کے تناظر میں مذہبی شناخت کا سیاسی استحصال

لطہ نذیر¹، اسرار احمد^{2,3}

1- سربراہ، کنیڈین انجمن صحافیان اور ماہرین ابلاغیات، اوٹریو، کنیڈا۔ <https://www.canadianjournalists.ca/>

2- مدیر اعلیٰ، رسالہ آغاز، کنسورٹیم پبلشر، کنیڈا۔ <https://consortiumpublisher.ca/>

3- سابق بیورو چیف، روزنامہ ایکسپریس، سرگودھا، پنجاب، پاکستان۔

Running title: weaponization of religion, religious extremism, fragile states, political

Keywords: weaponization of religion, religious extremism, fragile states

Correspondence: Taha Nazir PhD, Journalist Researcher and Adjunct Professor. Thomson

Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

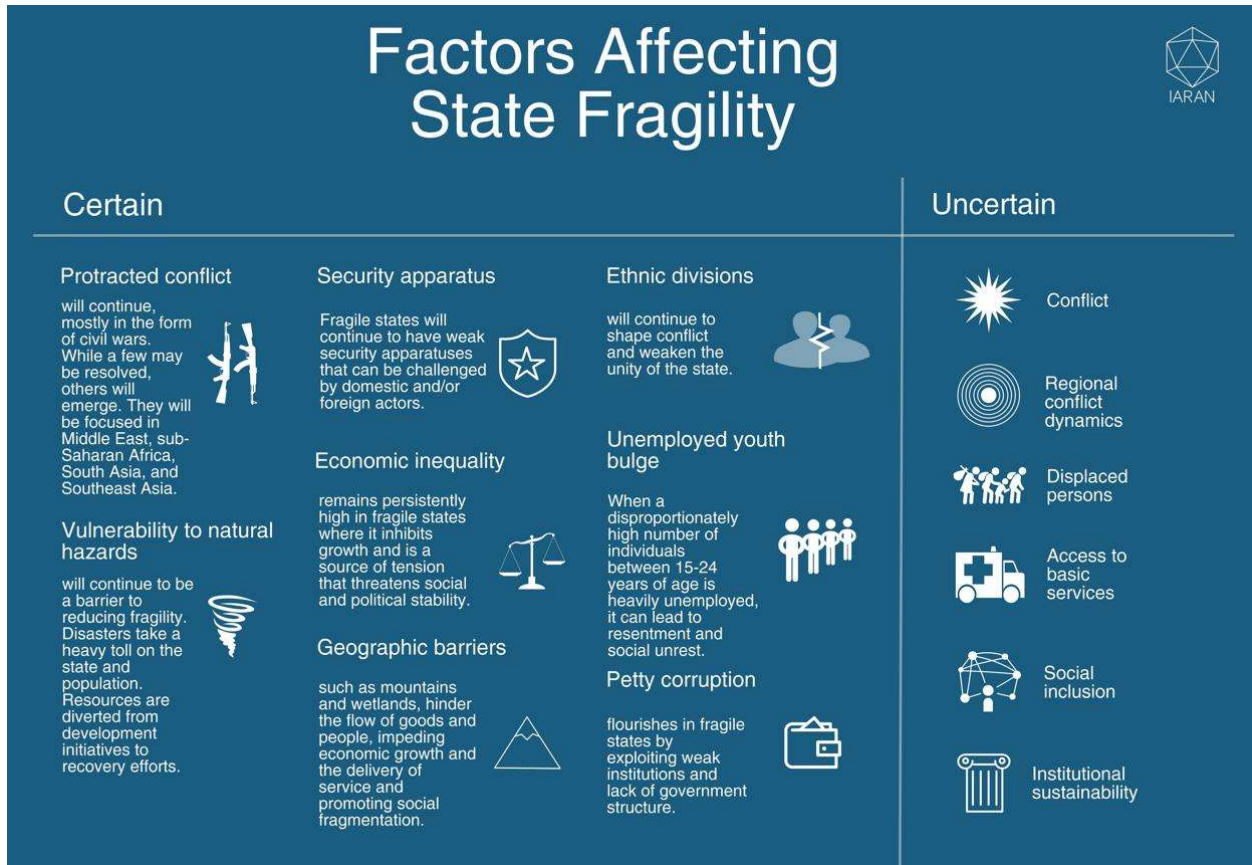
Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

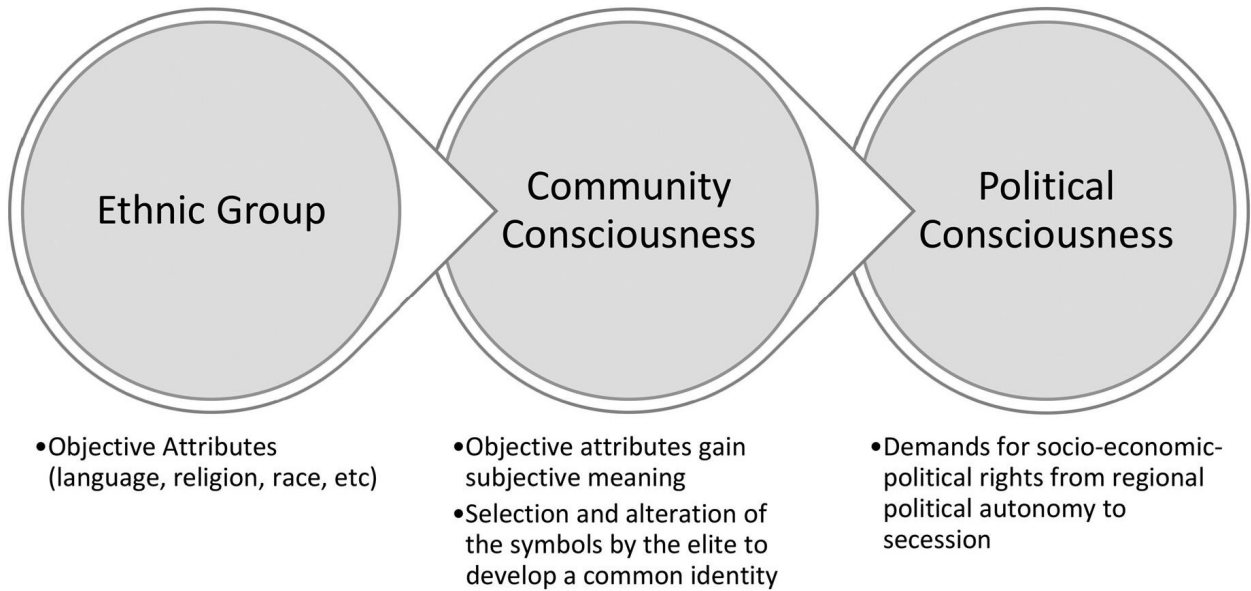
Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

نازک ریاستوں میں مذہب، شناخت، سیاست اور سماجی ڈھانچوں کے درمیان تعلق ایک پیچیدہ اور کثیر جہتی موضوع ہے جس نے گزشتہ چند دہائیوں میں بین الاقوامی تعلقات، سیاسیات، سلامتیاتی مطالعات اور سماجی تحقیق میں غیر معمولی اہمیت حاصل کی ہے۔ مذہب تاریخی طور پر معاشروں میں اخلاقی رہنمائی، اجتماعی شناخت، سماجی یکجہتی اور ثقافتی تسلسل کا اہم ذریعہ رہا ہے، تاہم مختلف سیاسی اور سماجی حالات میں مذہبی شناخت کو بعض اوقات سیاسی مقاصد، طاقت کے حصول، سماجی متحرک سازی یا نظریاتی کشمکش کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ جب ریاستی ادارے کمزور ہوں، حکمرانی کے ڈھانچے غیر مؤثر ہوں، اقتصادی مواقع محدود ہوں اور سماجی عدم مساوات بڑھنے لگے تو ایسے ماحول میں شناختی سیاست اور مذہبی بیانیے زیادہ اثر پذیر ہو سکتے ہیں۔ یہی صورت حال بعض نازک ریاستوں میں مذہب کی سیاسی ہتھیار بندی اور انتہا پسند رجحانات کے ابھار کے مطالعے کو اہم بناتی ہے۔



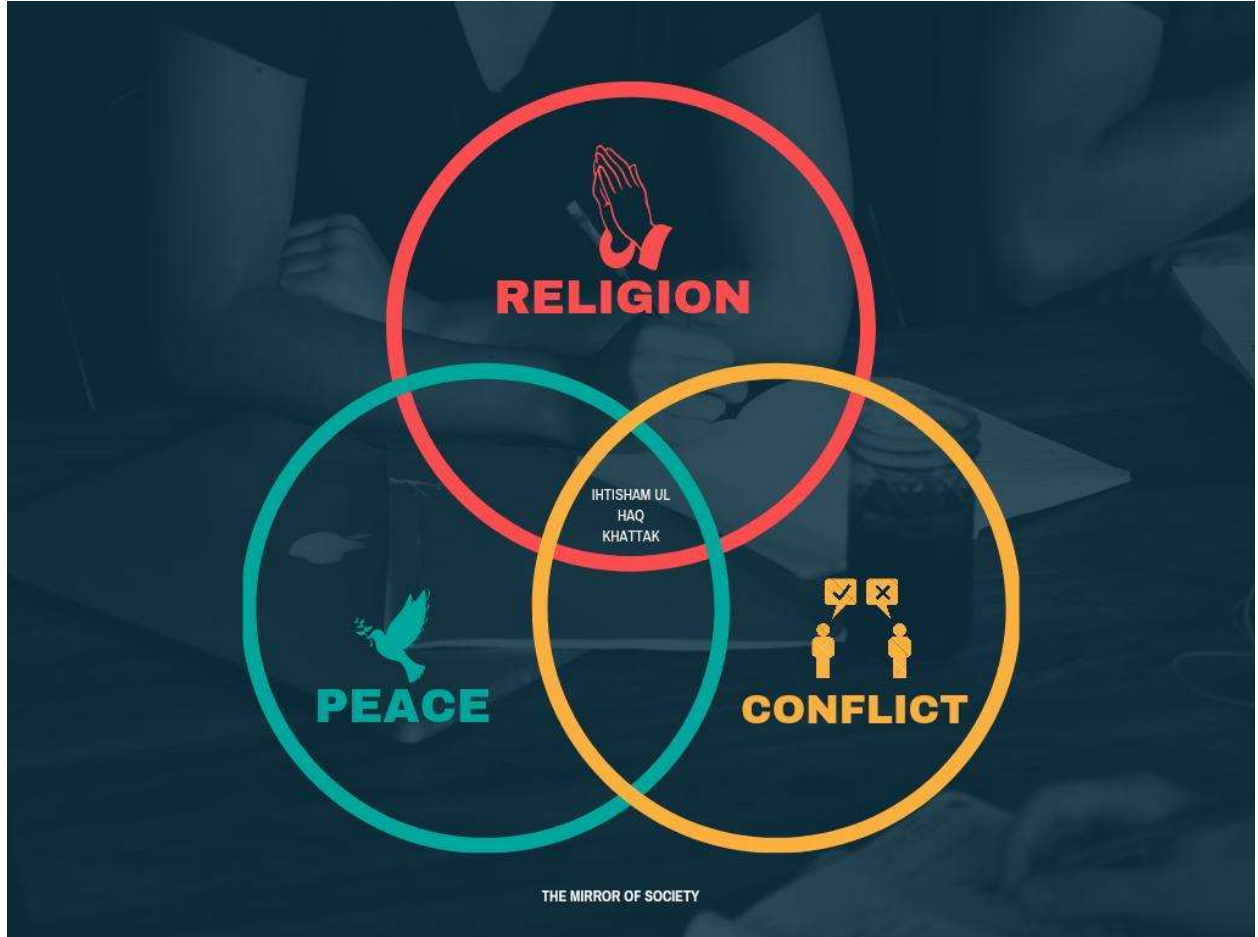
ریاستی کمزوری کے نظریات کے مطابق نازک ریاستیں وہ ہوتی ہیں جو قانون کی حکمرانی، بنیادی خدمات، سماجی تحفظ، اقتصادی نظم و نسق اور سلامتی کی فراہمی میں محدود صلاحیت رکھتی ہیں۔ جب ریاست اپنے بنیادی افعال مؤثر طور پر انجام دینے میں مشکلات کا شکار ہو تو ریاستی خلا پیدا ہو سکتا ہے۔ اس خلا میں غیر ریاستی عناصر، متبادل سماجی ڈھانچے یا شناختی گروہ زیادہ نمایاں کردار اختیار کر سکتے ہیں۔ ایسے حالات میں مذہبی شناخت بعض اوقات سماجی تعلق، تحفظ اور سیاسی متحرک سازی کا اہم ذریعہ بن سکتی ہے۔

سیاسیات کے متعدد نظریات یہ وضاحت کرتے ہیں کہ مذہب بذات خود عدم استحکام کا سبب نہیں بنتا بلکہ اس کے سیاسی استعمال کے طریقے اور اس کے گرد تشکیل پانے والے سماجی و سیاسی حالات اہم ہوتے ہیں۔ جب مذہبی شناخت کو وسیع سماجی مقاصد کے بجائے مخصوص سیاسی اہداف، گروہی مفادات یا طاقت کے حصول کے لیے استعمال کیا جائے تو معاشرے میں تقسیم اور کشیدگی کے امکانات بڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل کو بعض مطالعات میں "شناخت کی سیاسی تعبیر" یا "سیاسی مذہبی متحرک سازی" کے طور پر بیان کیا جاتا ہے۔



سماجی اور معاشی زوال اس عمل میں ایک اہم عنصر کے طور پر سامنے آتا ہے۔ جب معاشروں میں غربت، بے روزگاری، تعلیمی عدم مساوات، کمزور بنیادی سہولیات اور محدود اقتصادی مواقع موجود ہوں تو افراد خصوصاً نوجوان طبقات عدم اطمینان اور محرومی کا تجربہ کر سکتے ہیں۔ سماجی محرومی کے

نظریات کے مطابق جب افراد یا گروہ خود کو ریاستی اور اقتصادی نظام سے خارج محسوس کرتے ہیں تو متبادل شناختی یا نظریاتی بیانیے نسبتاً زیادہ کشش حاصل کر سکتے ہیں۔



اسی تناظر میں نوجوان آبادی، روزگار کے مواقع اور ریاستی کارکردگی کے درمیان تعلق بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر آبادیاتی دباؤ کے ساتھ معاشی مواقع محدود ہوں تو سماجی بے چینی میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ کئی مطالعات میں یہ استدلال پیش کیا گیا ہے کہ معاشی محرومی اور سیاسی اخراج بعض اوقات سماجی عدم اطمینان کو بڑھا سکتے ہیں، اگرچہ ان عوامل اور انتہا پسند رجحانات کے درمیان تعلق ہمیشہ براہ راست یا یکساں نہیں ہوتا۔

سماجی وادارہ جاتی استحکام اور طویل المدتی اثرات کا تحقیقی جائزہ۔

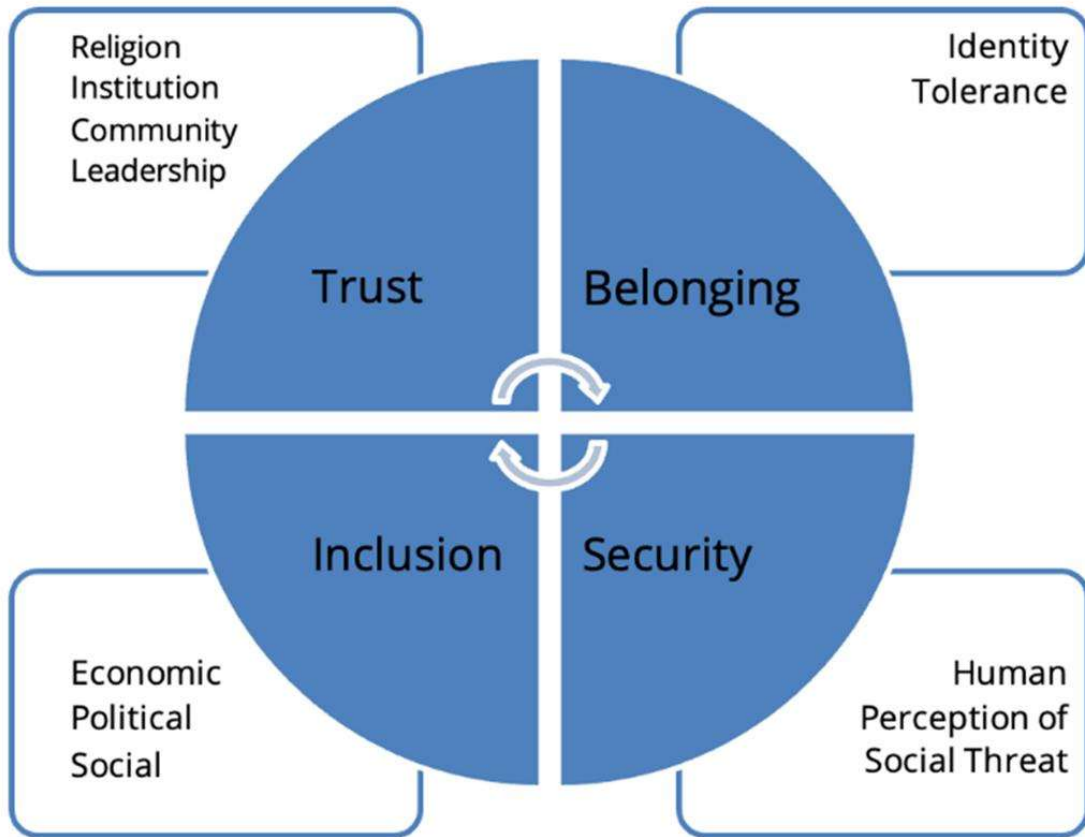
سماجی وادارہ جاتی اشاریہ	مستحکم ماحول	نازک صورتحال	ممکنہ طویل المدتی اثر
ریاستی خدمات	مؤثر فراہمی	محدود رسائی	اعتماد میں کمی
اقتصادی مواقع	وسیع شرکت	بلند بے روزگاری	محرومی
تعلیمی نظام	معیاری اور جامع	عدم مساوات	سماجی تفاوت
سیاسی شمولیت	نمائندہ نظام	محدود شرکت	عدم اطمینان
سماجی اعتماد	اجتماعی ہم آہنگی	تقسیم	کشیدگی
ادارہ جاتی استحکام	واضح حکمرانی	کمزور ڈھانچہ	ریاستی خلا

اقتصادی زوال اور سیاسی عدم استحکام اکثر ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ جب ریاستیں مالیاتی بحران، قرضوں، مہنگائی، وسائل کی غیر مساوی تقسیم یا اقتصادی بدانتظامی کا سامنا کرتی ہیں تو سماجی سطح پر بے یقینی بڑھ سکتی ہے۔ اس ماحول میں شناختی سیاست نسبتاً زیادہ اثر پیدا کر سکتی ہے کیونکہ سماجی گروہ اپنے مسائل کی تشریح مختلف شناختی زاویوں سے کرنے لگتے ہیں۔ اس طرح بعض سیاسی یا سماجی عناصر مذہبی شناخت کو اجتماعی متحرک سازی کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔



عالمی سطح پر ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ اور معلوماتی ٹیکنالوجی نے بھی شناختی سیاست کے عمل کو نئی جہت دی ہے۔ سوشل میڈیا، ڈیجیٹل نیٹ ورکس اور آن لائن پلیٹ فارمز نے معلومات کی ترسیل اور سیاسی بیانیوں کی تشکیل کے عمل کو تیز کر دیا ہے۔ اگرچہ یہ ذرائع تعلیم، آگاہی اور سماجی رابطے کے لیے اہم ہیں، لیکن بعض اوقات یہ نظریاتی قطبیت اور شناختی تقسیم کے پھیلاؤ کو بھی متاثر کر سکتے ہیں۔ اس لیے جدید مطالعات میں ڈیجیٹل ماحول اور شناختی بیانیوں کے باہمی تعلق پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔

ریاستی استحکام کے جدید تصورات اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پائیدار امن اور سماجی ہم آہنگی صرف سلامتی کے روایتی اقدامات سے ممکن نہیں بلکہ اس کے لیے جامع ترقی، شمولیتی حکمرانی، معیاری تعلیم، اقتصادی مواقع اور مضبوط ادارے بھی ضروری ہیں۔ ایسے معاشروں میں جہاں شہری اعتماد، قانون کی حکمرانی اور شرارتی سیاسی ڈھانچہ مضبوط ہو، وہاں شناختی کشیدگی کے امکانات نسبتاً کم ہو سکتے ہیں۔



سیاسی استحکام کے ارتقائی مطالعے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریاستی کامیابی کا انحصار صرف عسکری یا اقتصادی قوت پر نہیں بلکہ ادارہ جاتی صلاحیت، سماجی شمولیت اور اعتماد پر بھی ہوتا ہے۔ شناختی سیاست، مذہبی بیانیوں اور ریاستی کمزوری کے درمیان تعلق کو سادہ یا یک جہتی انداز میں سمجھنا ممکن نہیں کیونکہ ہر ریاست کے تاریخی، سماجی اور سیاسی عوامل مختلف ہوتے ہیں۔ تاہم مجموعی طور پر یہ واضح ہوتا ہے کہ مضبوط ادارے، متوازن حکمرانی، اقتصادی مواقع اور سماجی انصاف ایسے عوامل ہیں جو ریاستی استحکام اور اجتماعی ہم آہنگی کے فروغ میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

BUILDING BLOCKS for a RESILIENT CITY



RESILIENCE is the ability of communities to withstand and recover from disasters as well as to learn from past disasters to strengthen future response and recovery efforts.

A RESILIENT COMMUNITY CAN

- ① determine what it needs to reduce damage and to use its assets or resources wisely. The community is resourceful with what it has, no matter its condition or whether it has a lot of resources.
- ② not only bounce back quickly, but take the opportunity to strengthen health, environmental, social and economic systems.
- ③ learn from past emergencies so that it can be better prepared for the next response.



The RAND Corporation is a research organization that develops solutions to public policy challenges to help make communities throughout the world safer and more secure, healthier and more prosperous. RAND is nonprofit, nonpartisan, and committed to the public interest. www.rand.org

For more information, please visit www.rand.org/resilience-in-action.html

ریاستی ارتقائی مراحل اور ان کے حکمرانی و سماجی اثرات کا تجزیہ۔

سماجی نتیجہ	حکمرانی پر اثر	غالب رجحان	ارتقائی ریاستی سلسلہ
اعتماد	مؤثر نظم و نسق	مضبوط خدمات	ادارہ جاتی استحکام
بے یقینی	پالیسی مسائل	انتظامی خلا	حکمرانی کی کمزوری
محرومی	مالی دباؤ	محدود مواقع	اقتصادی زوال
کشیدگی	تقسیم	گروہی سیاست	شناختی متحرک سازی
پائیدار ہم آہنگی	ادارہ جاتی استحکام	وسیع شمولیت	جامع اصلاحات

مستقبل کے تناظر میں نازک ریاستوں کے لیے بنیادی چیلنج صرف سلامتی یا سیاسی استحکام کا نہیں بلکہ ادارہ جاتی تعمیر، اقتصادی شمولیت اور سماجی اعتماد کی بحالی کا بھی ہے۔ ریاستیں اگر تعلیم، روزگار، شراکتی حکمرانی، سماجی انصاف اور مؤثر ریاستی خدمات کو ترجیح دیں تو وہ شناختی کشیدگی اور سماجی تقسیم کے امکانات کو کم کر سکتی ہیں۔ پائیدار استحکام کا انحصار اسی بات پر ہوگا کہ ریاستیں شہریوں کے لیے مساوی مواقع، مضبوط ادارے اور مشترکہ قومی شناخت کے ایسے ڈھانچے تشکیل دیں جو مختلف سماجی گروہوں کے درمیان اعتماد اور ہم آہنگی کو فروغ دے سکیں۔

نتیجہ

آخر میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس مسئلے کا حل صرف سکیورٹی اقدامات میں نہیں بلکہ جامع اصلاحات میں مضمر ہے۔ جب تک ادارہ جاتی کمزوری، معاشی ناہمواری اور سیاسی استحصال کو ختم نہیں کیا جاتا، مذہب کی ہتھیار بندی اور انتہا پسندی کا رجحان برقرار رہے گا۔

سفارشات

ریاستی اداروں کو مضبوط بنایا جائے تاکہ قانون کی عملداری اور احتساب کو یقینی بنایا جاسکے۔ معاشی مواقع پیدا کیے جائیں اور بے روزگاری کو کم کیا جائے تاکہ نوجوانوں کو مثبت راستہ فراہم ہو۔ تعلیم اور آگاہی کو فروغ دیا جائے تاکہ انتہا پسند بیانیوں کا مقابلہ کیا جاسکے۔ سیاسی قیادت کو ذمہ دارانہ کردار ادا کرنا چاہیے اور مذہب کو تقسیم کے بجائے اتحاد اور امن کے لیے استعمال کرنا چاہیے۔

مستقبل کے مجوزہ تحقیقی موضوعات

مستقبل میں تحقیق کے لیے اہم موضوعات میں انتہا پسندی کے اسباب کا کثیر جہتی تجزیہ، ڈیجیٹل میڈیا کے کردار، اور گورننس اصلاحات کے مؤثر ماڈلز شامل ہیں۔ مزید برآں، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے کی حکمت عملیوں اور نوجوانوں کی شمولیت کے اثرات پر تحقیق بھی نہایت اہم ہوگی تاکہ ایک مستحکم اور پائیدار معاشرہ تشکیل دیا جاسکے۔

Reference:

- Acemoglu, D., & Robinson, J. A. (2019). The narrow corridor: States, societies, and the fate of liberty. Penguin Press.
- Alagappa, M. (Ed.). (2001). Coercion and governance: The declining political role of the military in Asia. Stanford University Press.
- Brooks, R. (2020). Political-military relations and the stability of democracy. Annual Review of Political Science, 23, 65–84. <https://doi.org/10.1146/annurev-polisci-050718-032637>
- Croissant, A., Kuehn, D., Chambers, P., & Wolf, S. O. (2013). Democratization and civilian control in Asia. Palgrave Macmillan.
- Finer, S. E. (2002). The man on horseback: The role of the military in politics (2nd ed.). Transaction Publishers.
- Huntington, S. P. (1957). The soldier and the state: The theory and politics of civil-military relations. Harvard University Press.
- International Institute for Democracy and Electoral Assistance. (2023). The global state of democracy report 2023: The new checks and balances. IDEA. <https://www.idea.int>
- Janowitz, M. (1971). The professional soldier: A social and political portrait. Free Press.
- Levitsky, S., & Ziblatt, D. (2018). How democracies die. Crown Publishing.
- North, D. C., Wallis, J. J., & Weingast, B. R. (2009). Violence and social orders: A conceptual framework for interpreting recorded human history. Cambridge University Press.
- O'Donnell, G. (1994). Delegative democracy. Journal of Democracy, 5(1), 55–69. <https://doi.org/10.1353/jod.1994.0010>
- Pion-Berlin, D., & Trinkunas, H. (2010). Civilian prerogatives and military shirking during constitutional crises. Armed Forces & Society, 36(4), 651–677. <https://doi.org/10.1177/0095327X09353790>
- Stepan, A. (1988). Rethinking military politics: Brazil and the Southern Cone. Princeton University Press.
- Varol, O. O. (2012). The democratic coup d'état. Harvard International Law Journal, 53(2), 291–356.
- World Bank. (2022). Governance and development report 2022. World Bank Publications. <https://www.worldbank.org>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی مخزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زیودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلیٹ فارمز پر بطور اشاعتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور رعوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کچھ نہ مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔



© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to Aghaaz Info Media System (AIMS), include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).